تولید کے جدید طریقوں کے متعلق فقہاء پاک وہند کے اجتہادات
(تحقیقی وتقابلی جائزہ)

ڈاکٹر حافظ عبدالباسط*

It is a matter of fact that rapid evolution of medical science has raised many new questions that were never before the Muslim jurist in last two centuries. Medical Science has encompassed all human life in entirely different way than past especially artificial & modern methods to birth of human being like clowning, test tube baby, artificial insemination, ICSI & crytofreezing. The religious scholars of subcontinent have extended their best endeavours to derive the verdict of Quran & Sunnah about these artificial ways according paradigm of derivation of prevalent schools of thoughts. This article deals with the scholarly struggles of the jurists of subcontinent in this field.

دین اسلام کی حرکیت، اس کے اجتہادی اصولوں کی رہین منت ہے۔ صنعتی انقلاب کے بعد تیز رفتاری سے منظر حیاتِ بنی آدم تبدیل ہوا ہے اور دن بدن ہو رہا ہے۔ جس سے اہل اسلام کے لیے عملی زندگیوں میں بے شمار تغیر وحوادث پیدا ہو رہے ہیں۔ فقہاء اسلام نے ان تغیرات وحوادث میں مسلمانوں کے لیے اختیار وعدم اختیار کی راہ، بغیر ہدایت ورہنمائی کے نہیں چھوڑی بلکہ معاشرت، معیشت اور طب کے میادین میں ہر ایک حادثہ (فقہاء کرام کے ہاں عموماً نو پید صورت مسئلہ کو حادثہ سے تعبیر کر لیتے ہیں) پر مفصل تحقیق فرمائی ہے۔

فقہاء پاک وہند کے بارے میں یہ عمومی تصور پایا جاتا ہے کہ حوادث کے بارے میں ان کے ہاں تحقیق وتفتیش کا فقدان ہے، یا کم از کم کی ضرور ہے۔ راقم نے اسی تصور کے پس منظر میں طب جدید کے ایک انتہائی اہم مسئلہ پر فقہاء پاک وہند کے اجتہادات کا تقابلی مطالعہ سطورِ ذیل میں پیش کیا ہے۔

میڈیکل سائنس نے جہاں دیگر گوشہ ہائے حیات میں جدید طریقے متعارف کروائے ہیں وہاں تولید اور پیدائش کے میدان میں بھی جدید طریقوں کی بنیاد ڈالی ہے، یہ طریقے مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ کلوننگ

* اسسٹنٹ پروفیسر، شیخ زاید اسلامک سینٹر، جامعہ پنجاب، لاہور

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۲۔ مصنوعی تخم ریزی

۳۔ ٹیسٹ ٹیوب بے بی

۴۔ ایکسی (ICSI)

۵۔ کرائیوفریزنگ

ان طریقوں میں سے کلوننگ انتہائی منفرد اور مختلف طریقہ ہے۔

کلوننگ کے علاوہ باقی طریقوں کی تفصیل اور شرعی حکم کی تحقیق درج ذیل ہے۔

مصنوعی تخم ریزی (Artificial insemination)

اس طریقہ میں مرد کا مادہ منویہ حاصل کر کے مصنوعی طریقے سے عورت کے رحم میں داخل کیا جاتا ہے۔ مرد کا مادہ منویہ سرنج سے حاصل کیا جاتا ہے۔اسکی مختلف صورتیں ہیں

۱۔ مادہ منویہ اپنے زندہ شوہر کا ہو

۲۔ مادہ منویہ اپنے مردہ شوہر کا ہو جسکا مادہ منویہ محفوظ کر لیا گیا ہو یا شوہر طلاق بائن یا مغلظہ دے چکا ہو۔

۳۔ مادہ منویہ غیر شوہر کا ہو لیکن اسکو شوہر کا سمجھ کر داخل کر لیا گیا ہو۔

۴۔ مادہ منویہ غیر شوہر کا ہو لیکن اسکی رضامندی کے بغیر عورت نے دھوکہ سے اپنے فرج میں داخل کیا ہو۔

۵۔ مادہ منویہ غیر شوہر کا ہو لیکن اسکی رضامندی سے عورت نے وہ اپنے فرج میں داخل کیا ہو۔ [۱]

ٹیسٹ ٹیوب بے بی (Test Tube Baby)

ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر ایس رضی الدین کا کہنا ہے کہ شوہر کا تولیدی جرثومہ اور بیوی کا انڈہ (Egg) لے کر ایک ٹیسٹ ٹیوب میں ایک خاص ماحول میں افزائش کی جاتی ہے، ٹیسٹ ٹیوب کے اندر ہی اس انڈے کو ایک سے دو، دو سے چار، چار سے آٹھ اور آٹھ سے بارہ خود مختار حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں، بعد ازاں ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا یہ افزائش شدہ انڈہ کسی دوسری خاتون کے ایک نارمل بچے کی طرح جنم لیتا ہے۔ [۲]

ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی بھی مختلف صورتیں ہوسکتی ہیں۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۱۔اجنبی مرد و عورت کے مادہ منویہ اور بیضۃ المنی کو باہم خلط کر کے تولید عمل میں آئے پھر یہ ضروری نہیں کہ افزائش کیلئے اسی عورت کے رحم کو استعمال کیا جائے اس عورت کے علاوہ کسی اور عورت، مرد کی قانونی و شرعی بیوی کے رحم کو بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

۲۔میاں بیوی کے مادہ ہائے حیات کو باہم ٹیوب میں مخلوط کیا جائے اور پھر بیوی کے رحم میں منتقل کیا جائے یا اس مرد کی دوسری بیوی کے رحم میں منتقل کر دیا جائے کیونکہ پہلی بیوی زچگی کی متحمل نہیں ہو سکتی۔[3]

ایکسی (ICSI) :

طبی ماہرین نے ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی ایک جدید شکل ایکسی کے نام سے متعارف کرائی ہے، ایکسی اس طریقہ تولید کو کہتے ہیں جس میں صرف مرد کے نطفہ (sperm) کا نیوکلیس (Nucleus) انڈے (Egg) میں ڈالا جاتا ہے۔ یہ طریقہ ان مردوں کیلئے کرنِ امید ہے جن کے نطفہ (sperms) میں زیادہ حرکت نہیں ہوتی۔[4]

کرائیوفریزنگ:

کرائیوفریزنگ کے بارے میں ایک ڈاکٹر لکھتے ہیں کہ کرائیوفریزنگ ایسے عمل کو کہتے ہیں جس میں سپرم، ایگ یا ایمبریو کو مخصوص جگہ میں سٹور کر لیا جاتا ہے، یہ ان مریضوں کے بارے میں ہے جن میں ایسے خاوندوں کی بڑی تعداد موجود ہے جنکی رپورٹ کبھی بہتر ہوتی ہے کبھی خراب۔ اس صورت میں انکے سپرم کو پانچ سال کیلئے مخصوص جگہ میں سٹور کر لیا جاتا ہے۔ اس طرح ایگ اور ایمبریو بھی، البتہ جو ایمبریو سٹور کیا جاتا ہے یا رحم میں منتقل کیا جاتا ہے وہ ایسا ہوتا ہے جو بہتر کوالٹی کا ہو۔ اسکے لئے گریڈنگ کی جاتی ہے اور کوالٹی کنٹرول ہوتا ہے، اس لئے بچے زیادہ صحت مند اور توانا ہوتے ہیں۔[5]

تولید کے جدید طریقوں کی شرعی حیثیت

اجنبی عورت کے مادہ ہائے تولید کا اختلاط:

جمہور کا مؤقف:

تولید کے ان جدید طریقوں میں سے وہ تمام طریقے جن میں مرد کا مادہ تولید اجنبی عورت (Surrogate Mother) کے رحم میں رکھا جاتا ہے یا خاوند بیوی کے مادہ ہائے تولید ٹیوب میں خلط کر کے کسی اجنبی عورت کے رحم میں مزید پرورش کیلئے رکھے جائیں، یہ سب صورتیں فقہاء کے نزدیک ناجائز ہیں،

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کیونکہ ان طریقوں میں نطفوں کے اختلا ط سے نسب خلط ہو جا تا ہے اور مزید یہ کہ تمام صورتیں زنا کے مترادف ہیں۔ ٦

ڈاکٹر اشرف علیم جائسی کا موٴقف:

ڈاکٹر اشرف علیم جائسی کی رائے میں اگر میاں بیوی کے نطفوں کو خارج میں تلقیح کے عمل تک پہنچا کر اجنبی عورت کے رحم میں رکھا جائے تو یہ صورت ڈاکٹر اشرف علیم جائیسی کے ہاں جائز ہے۔ ٧

جمہور کے دلائل:

ان صورتوں کے ناجائز ہونے پر مندرجہ ذیل دلائل موجود ہیں۔

۱۔ شریعت اسلامیہ کا اصول ہے کہ

"لایعار الفرج" ٨

''فرج یعنی شرم گاہ کو عاریت پرنہیں لیا جاسکتا۔''

جبکہ اجنبی عورت کے رحم میں پرورش کی صورت میں فرج اور رحم دونوں کو عاریت پر لیا جاتا ہے۔ جب عاریت ناجائز ہے تو اجارہ بطریق اولیٰ ناجائز ہوگا۔ ٩

۲۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے

﴿نِسَآءُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ﴾ ۱۰

''تمہاری عورتیں تمھارے لئے کھیتیاں ہیں۔''

کیونکہ پچھلی دلیل سے یہ واضح ہوگیا کہ رحم دوسرے کے استعمال کیلئے نہیں دیا جاسکتا۔ تو اب یہ بات متعین ہوگئی عورت صرف اپنے شوہر کیلئے کھیتی ہے۔ ۱۱

۳۔ اس صورت میں اجنبی عورت کا رحم کرائے پر لیا جاتا ہے اور اجارہ شریعت میں خلاف قیاس مشروع ہوا ہے، اور خلاف قیاس پر دوسری فرع کو قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ ۱۲

۴۔ یہ فطرت سلیمہ کے خلاف ہے۔ ۱۳

۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

''لایحل لامرئ یؤمن باللّٰہ و الیوم الآخر أن یسقی ماء ہ زرع غیرہ .'' ۱۴

کہ تم میں سے کوئی بھی ہرگز کسی دوسرے کی کھیتی کو سیراب نہ کرے۔ یعنی دوسرے کی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

عورت استعمال نہ کرے۔

۶۔نطفوں کے اختلاط سے انساب مخلوط ہو جاتے ہیں۔جبکہ شریعت میں اکثر احکام انساب پر موقوف ہیں۔۱۵

ڈاکٹر اشرف علیم جائسی کی دلیل

جیسا کہ پیچھے گزرا کہ ڈاکٹر موصوف اس رائے کے حامل ہیں کہ جب نطفہ تلقیح (علقہ) کے مرحلہ پر پہنچ جائے تو پھر نسب کے مخلوط ہونے کا احتمال نہیں رہتا۔لہذا اس علقہ کو کسی اجنبی عورت کے رحم میں مزید پرورش کے لیے رکھا جاسکتا ہے۔لہذا کرائے کی ماں(Surrogate Mother) کی یہ صورت جائز ہے۔۱۶

اس دلیل کا جواب

ڈاکٹر مفتی عبدالواحد کا کہنا ہے کہ اگرچہ یہ بات درست ہے کہ جب نطفہ علقہ کے مرحلہ پر پہنچ جائے اور پھر وہ کسی اجنبی ماں کے رحم میں رکھا جائے تو نسب مخلوط نہیں ہوتا۔لیکن صرف اتنی بات اس کے جواز کی دلیل نہیں بنتی۔ ڈاکٹر موصوف نے اس مندرجہ بالا صورت کے عدم جواز پر وہی دلائل دیے ہیں جو ابھی اوپر گزرے۔۱۷

البتہ یہاں اس مترادف زنا فعل پر حد جاری نہیں ہوسکتی کیونکہ بہرحال زنا ایک زن وشو کا جسمانی فعل ہے نیز اس میں مرد وعورت لذت حاصل کرتے ہیں اور یہاں ایسی صورت نہیں البتہ قاضی تعزیر عائد کرسکتا ہے۔۱۸

ان صورتوں میں نسب کیا ہوگا،اس بارے میں اصول یہ ہے کہ جس اجنبی عورت کے رحم میں پرورش ہوئی ہے،اگر وہ شوہر والی ہے تو پھر بچہ اس کے خاوند کا ہوگا اور اگر کنواری ہے تو ایسی صورت میں بچہ اس ماں کی طرف منسوب ہوگا اور اس اجنبی مرد کا نہیں ہوگا،جسکا نطفہ تھا۔البتہ غلطی سے شوہر کا نطفہ سمجھ کر داخل کرلیا یا شوہر کو دھوکہ دے کر جانتے بوجھتے ہوئے نطفہ داخل کرلیا تو ایسی صورت میں صاحب نطفہ کا بچہ ہوگا۔ ۱۹

مختلف فیہ صورتیں

۱۔خاوند کا مادہ تولید اسکی بیوی کے رحم میں بذریعہ انجکشن داخل کیا جائے۔

۲۔خاوند اور بیوی کے مادہ ہائے تولید ٹیوب میں رکھ کر اسی بیوی کے رحم میں داخل کئے جائیں۔

۳۔کسی شخص کی دو بیویاں ہوں اور ایک بیوی زچگی کی متحمل نہیں تو اس بیوی کا اور شوہر کا مادہ ہائے تولید

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ٹیوب میں رکھ کر دوسری بیوی کے رحم میں رکھا جائے۔

بعض علماء نے تیسری صورت پر بطریق اولی ناجائز ہونے کی وجہ سے بحث ہی نہیں کی۔

مانعین کا مؤقف

جہاں تک صورت اول ودوم کا تعلق ہے تو بعض علماء نے اسے غیر فطری طریقہ گردانتے ہوئے ناجائز قرار دیا ہے۔[۲۰]

دلائل

اس کے غیر فطری طریقہ ہونے پر مندرجہ ذیل دلائل دیے گئے ہیں۔

۱۔سورہ سجدہ میں مَآءٍ مَّهِيۡنٍ (حقیر پانی)[۲۱]،سورہ قیامہ میں مَّنِيٍّ يُّمۡنٰى (ٹپکائی جانے والی منی)[۲۲]، سورہ الطارق میں مَّآءٍ دَافِقٍ (اچھلنے والا پانی)[۲۳] سب الفاظ بتلا رہے ہیں کہ وہ منی مرد کے آلہ تناسل سے نکل کر عورت کے رحم میں جائے۔یہی فطری طریقہ ہے ورنہ عزل یا جلق کی صورتیں پیش آئیں گی۔جو دونوں ناجائز ہیں۔

۲۔قرآن میں ہے ﴿وَنُقِرُّ فِى الۡاَرۡحَامِ﴾[۲۴] خدائے تعالیٰ تخلیق انسانی کے مختلف مراحل کے بیان کے بعد فرمارہے ہیں کہ ہم جس نطفے کو چاہتے ہیں ماں کے پیٹ میں مقررہ معیاد تک ٹھہرائے رکھتے ہیں جبکہ ٹیسٹ ٹیوب بے بی میں نطفہ پیٹ میں نہیں ٹھہرتا۔

۳۔سورہ مومنون میں ہے﴿فِىۡ قَرَارٍ مَّكِيۡنٍ﴾[۲۵] کہ ہم نے ایک محفوظ جگہ مٹی کے خلاصے کو نطفہ بنا کر رکھا جبکہ ٹیسٹ ٹیوب کو کوئی بھی قرار مکین نہیں کہہ سکتا۔ٹیوب بدل سکتی ہے جس سے اختلاط نسب کا قوی اندیشہ ہے۔نیز یہ کہ سورہ زمر میں سارے مراحل تخلیق بطن میں پورے ہونے کا تذکرہ ہے﴿يَخۡلُقُكُمۡ فِىۡ بُطُوۡنِ اُمَّهٰتِكُمۡ خَلۡقًا مِّنۡۢ بَعۡدِ خَلۡقٍ فِىۡ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ﴾[۲۶] وہ تمہیں تمھاری ماؤں کے پیٹوں میں پیدا کرتا ہے۔اور (بتدریج) تین تاریکیوں میں ایک شکل کے بعد دوسری شکل دیتا چلا جاتا ہے۔

ٹیسٹ ٹیوب بے بی میں کچھ مراحل بطن سے باہر ٹیوب میں سرانجام پاتے ہیں۔

۴۔کچھ آیات میں براہ راست مباشرت کی طرف راہنمائی دی گئی ہے۔جیسے﴿وَقَدۡ اَفۡضٰى بَعۡضُكُمۡ اِلٰى بَعۡضٍ﴾[۲۷]

تم مہر کیسے واپس لے سکتے ہو جبکہ تم میں سے بعض بعض سے مباشرت کر چکے ہیں۔اسی طرح﴿فَاۡتُوۡا

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ﴾۲۸ آؤاپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو۔اسی طرح ﴿بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ﴾ ۲۹ جماع کرواور اسکے ذریعے سے وہ چیز تلاش کرو جو اللہ نے تمھارے لئے رکھی ہے۔

۵۔کچھ آیات میں اس جنسی تعلق کو میاں بیوی کے درمیان مودۃ اور سکون کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے، ﴿لِتَسْكُنُوْا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً ﴾۳۰ تا کہ تم ان سے سکون حاصل کرواور تمھارے درمیان محبت وہمدردی پیدا کردی۔

﴿وَجَعَلَ فِيْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا فَلَمَّا تَغَشّٰهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ﴾۳۱

اللہ نے اسی سے اسکا جوڑا بنایا تا کہ تم اس سے سکون حاصل کرو پھر جب اس مرد نے اس عورت کو ڈھانپ لیا تو اسے ہلکا سے حمل ہو گیا پھر وہ اسے لیے پھرتی ہے۔

۶۔ دو ہی طریقے فطری قرار دیے ہیں ﴿اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ﴾۳۲ صرف اپنی بیویوں پر یا جن کے وہ مالک ہیں (انھیں سے جنسی خواہش پوری کرتے ہیں)

۷۔تغیر لخلق اللہ ہے جو حرام ہے۔۳۳

۸۔ایک علت ناجائز ہونے کی یہ ہے کہ عورت فاحشہ (شرم گاہ) کا طبیب یا طبیبہ کے سامنے کھولنا منع ہے۔

چنانچہ مفتی عبدالرحیم لاجپوری فرماتے ہیں:

"ڈاکٹر سے ایسا عمل کرانا قطعی حرام ہے، ستر عورت فرض ہے، عورت کی شرم گاہ (جائے پیشاب) عورت غلیظہ ہے، شرمگاہ کے بالائی حصہ کو بلا وجہ شرعی دوسروں کیلئے دیکھنا جائز نہیں ہے تو اندرونی حصہ کو دیکھنا اور شرم گاہ کو چھونا کس طرح جائز ہو سکتا ہے، میاں بیوی سخت گنہگار ہونگے ،اور شوہر از روئے حدیث دیوث بنے گا اور جنت کی خوشبو سے محروم رہے گا۔لہذا اس عمل سے قطعاً احتراز کیا جائے اولاد کا شوق ہے تو دوسری شادی کر سکتے ہیں جائز صورت ہوتے ہوئے ناجائز طریقہ چل پڑا تو آپ سخت گنہگار اور مبغوض ہونگے"۳۴

یہاں یہ شبہ پیدا ہو سکتا ہے کہ علاج کیلئے مسلمان طبیبہ کے سامنے ستر کھولنے کی عورت کو اجازت ہے اور طبیبہ میسر نہ ہونے کی صورت میں مسلمان طبیب کے سامنے ستر کھولنے کی اجازت ہے، پھر ٹیسٹ ٹیوب بے بی میں اسکی گنجائش کیوں نہیں دی جاتی۔

صاحب احسن الفتاوی اسکا جواب یوں دیتے ہیں:

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

”ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے طریق کار میں کسی ایسے مرض کا علاج نہیں کیا جاتا جس کی وجہ کسی جسمانی تکلیف میں ابتلاء ہو، یہ دفع مضرت نہیں بلکہ جلب منفعت ہے، اسلئے یہ عمل لیڈی ڈاکٹر سے بھی کروانا جائز نہیں۔ مرد ڈاکٹر سے کروانا انتہائی بے دینی کے علاوہ ایسی بے غیرتی و بے شرمی بھی ہے جسکے تصور سے بھی انسانیت کوسوں دور بھاگتی ہے، اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے جو اولاد حاصل کی گئی وہ وبال ہی بنے گی۔“ [٣٥]

بعض علماء نے صورت اول ودوم کی اجازت اس شرط کے ساتھ دی ہے کہ بیوی کے رحم میں نطفہ یا مخلوط نطفہ شوہر از خود پہنچائے [٣٦] یا طبیبہ پہنچائے [٣٧] طبیب ہرگز ایسا نہیں کر سکتا۔

مفتی محمود حسن گنگوہیؒ نے اس خدشے کا اظہار فرمایا ہے کہ اس طریقہ سے مردوں کے نطفے محفوظ کر لئے جائیں گے، اور خواتین بغیر شادی کے اپنی پسند کے مرد کا نطفہ حاصل کر کے اولاد پیدا کرینگی۔

وہ فرماتے ہیں:

"بعض جگہ اسکی بھی پابندی نہیں کہ ڈاکٹروں ہی کی تجویز کردہ طریق پر مادہ حاصل کیا جائے، لہٰذا اس انجکشن کی آڑ میں عام زنا کاری کا دروازہ کھل گیا اور عورتوں کے دونوں مقصد حل ہو گئے نہ مانع حمل آلات کی ضرورت ہے کہ بیش قیمت مادہ ضائع ہو نہ استوار کے بعد حمل ضائع کرنے کی ضرورت کہ خواہ مخواہ کی زحمت مول لی جائے، نہ والدین یا غیور دیگر اہل خاندان کی روپوشی، وطن سے فرار نہ خودکشی کی ضرورت کیونکہ یہ اولاد لڑکی نے انتہائی محنت وعصمت کے ساتھ انجکشن کے ساتھ حاصل کی ہے، حرام کاری کے قصد سے کبھی کسی غیر مرد کی صورت بھی نہیں دیکھی" [٣٨]

٩- پھر یہ ایک قباحت بھی ان طریقوں میں موجود ہے کہ مرد کو اپنا مادہ منویہ جلق کے ذریعے حاصل کرنا پڑتا ہے، جلق فقہاء کے ہاں ناجائز ہے، حنفیہ کی طرف اسکا جواز منسوب ہے لیکن وہ اضطرار کی حالت میں ہے کہ اگر جلق نہ کیا تو فاعل زنا میں مبتلا ہو جائے گا۔ [٣٩]

جن حضرات نے ٹیسٹ ٹیوب بے بی کو مطلقاً ناجائز قرار دیا ہے ان میں سے بعض نے خاوند کو دوسری، تیسری شادی کا مشورہ دیا ہے۔ [٤٠]

مجوزین کا مؤقف

مجوزین کا مؤقف یہ ہے کہ مندرجہ بالا تینوں صورتیں جائز ہیں۔ مرد سے متعلق اعمال طبیب کرے اور عورت سے متعلق کام طبیبہ کرے۔ اگر طبیبہ میسر نہ ہو تو عورت سے متعلق کام مرد طبیب بھی کر سکتا ہے۔ [٤١]

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

دلائل

ان کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔مرد وعورت کی بے ستری بعض اوقات ایسی صورتوں میں بھی جائز رکھی گئی ہے جہاں علاج نہیں ہے ۔مثلاً قدیم طریقہ علاج میں موٹاپے کیلئے حقنہ کروانا،۴۲؎ ظاہر ہے کہ حقنہ میں معالج کے سامنے بے ستری ہوتی ہے۔اسی طرح قوت مجامعت بڑھانے کیلئے حقنہ کروانا وغیرہ۔ ۴۳؎

۲۔فقہاء نے ضرورت کے تحت ایسے علاج کی اجازت دی ہے جو عام حالات میں شرعی اعتبار سے درست نہیں ہوتا۔ بے اولاد عورتوں کے لیے اولاد کی خواہش بعض اوقات ایسی شدید ہوجاتی ہے کہ ان کی حالت کو اضطرار کے درجے میں رکھ کر ٹیسٹ ٹیوب بے بی جیسے علاج کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ بے اولادی بعض عورتوں میں تو فقہاء کے مقررہ قواعد کے مطابق ضرورت کا درجہ حاصل کرلیتی ہے اور بعض عورتوں میں حاجت کا درجہ اختیار کرلیتی ہے اور حاجت کے درجے میں بھی فقہاء ایسے علاج کی اجازت دے ہی دیتے ہیں۔ ۴۴؎

۳۔جلق یعنی مشت زنی کی فقہاء نے ضرورت کی صورت میں اجازت دی ہے۔عبدالرشید بخاری لکھتے ہیں:

"ولا یحل هذالفعل خارج رمضان ان قصد قضاء الشهوة وان قصد تسكين الشهوة ارجو ان لا يكون عليه وبال" ۴۵؎

ماں کا تعین:

تیسری صورت جس میں ایک شوہر کی دو بیویوں میں سے ایک کا مادہ تولید براہ راست یا ٹیوب کے عمل کے بعد دوسری بیوی کے رحم میں رکھا جاتا ہے،اس صورت میں پیدا ہونے والے بچے کی ماں کون ہوگی۔

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی کا کہنا ہے کہ چونکہ نطفہ سے نسب ثابت ہوتا ہے لہٰذا ہونا تو یہی چاہئے کہ اسکی ماں نطفہ والی ہو نہ کہ حمل والی،لیکن بعض حضرات نے والدہ کے قرآنی لفظ کی روشنی میں بچہ جننے والی کو ماں قرار دیا ہے۔ ۴۶؎

مفتی عبدالواحد کا کہنا ہے کہ مردانہ اور زنانہ نطفوں کو ملا کے اختلاط اور بیضہ انثیٰ کی بارآوری کے بعد جو علقہ حاصل ہوتا ہے،اس میں کسی اور زنانہ نطفہ یعنی بیضۂ انثی کو بارآور کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی،اگرچہ انکی بحث اس صورت سے متعلق ہے جس میں اجنبی عورت کے رحم میں پرورش ہوتی ہے تاہم انکے دلائل سے یہ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ انکے نزدیک مرد و عورت کے مادہ ہائے تولید کے اختلاط سے نسب ثابت ہو گیا اب رحم والی ماں کی حیثیت محض استعمال ہونے والے رحم سے زیادہ نہیں۔ لہذا نسب نطفہ والی ماں سے ثابت ہوگا۔ ان کا کہنا ہے کہ قرآن مبین میں جو ارشاد ہے:

﴿اِنْ اُمَّهَاتُهُمْ اِلَّا الّٰئِیْ وَلَدْنَهُمْ﴾ ۴۷ اولاً تو یہ ظہار کرنے والوں کے بارے میں ہے۔ دوم یہ کہ چونکہ عادتاً وضع حمل وہی کرتی ہے جو اولاً حاملہ ہوتی ہے لہذا اسی کا تذکرہ ہے اور اس عادت کے خلاف حمل اور وضع حمل کا علیحدہ علیحدہ عورتوں سے صدور ہونا نادر ہے اور ''النادر کالمعدوم'' نیز فقہاء کی تصریحات بھی یہی بتلاتی ہیں کہ حمل ثابت النسب ہوتا ہے۔ نیز یہ کہ ثبوت نسب کے لیے رحم دلیل نہیں بلکہ جنین دلیل ہے۔ لہذا اس بچے کی ماں وہی کہلائے گی جس کا یہ نطفہ ہے اور دوسری عورت جس نے اس کو جنا ہے وہ اس کی رضاعی ماں کے درجے میں رہے گی۔ ۴۸

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی کی تجویز ہے کہ دونوں بیویوں کو اس بچے کی ماں قرار دیا جائے اور نفقہ و میراث کے معاملے میں جس عورت نے حمل کی تکالیف برداشت کی ہے اسے حقیقی ماں تصور کیا جائے۔ اسلئے کہ فقہاء کے ہاں وہ باندی جو دو آقاؤں کے درمیان مشترک ہو اور وہ حاملہ ہو کر بچے کو جنم دے تو اس بچے کے نسب میں دونوں باپ شامل ہونگے اور وہ دونوں کا بچہ ہوگا۔ ۴۹

حاصل بحث

۱- انسانی تولید کے وہ تمام جدید طریقے جن میں مرد کا نطفہ کسی اجنبی عورت کے رحم میں پرورش کیلئے رکھا جاتا ہے، یہ نطفہ خواہ کسی بھی مرحلہ پر اجنبی عورت کے رحم میں رکھا جائے، یہ طریقہ جمہور فقہاء پاک و ہند کے ہاں ناجائز ہے۔

۲- ڈاکٹر اشرف علیم جائسی ایسی صورت کو جائز قرار دیتے ہیں جس میں یہ نطفہ تلقیح (علقہ بننے) کے مرحلے کے بعد اجنبی عورت کے رحم میں رکھا جائے۔

۳- وہ صورتیں جن میں مرد کا نطفہ اس کی بیوی کے رحم میں رکھا جاتا ہے، علماء برصغیر کی چار آراء ہیں۔

i- بعض علماء نے سرے سے اس طریقہ کار ہی کی مخالفت کی ہے۔

ii- صرف وہ صورت جائز ہے جس میں مرد اس نطفہ کو از خود اپنی بیوی کے رحم میں پہنچائے۔

iii- وہ صورت بھی جائز ہے جس میں مرد کا نطفہ بیوی کے رحم میں لیڈی ڈاکٹر پہنچائے۔ مرد ڈاکٹر ایسا نہیں

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کر سکتا۔

iv- لیڈی ڈاکٹر میسر نہ ہو تو مرد ڈاکٹر بھی بیوی کے رحم میں شوہر کا نطفہ پہنچا سکتا ہے۔

مندرجہ بالا موقف اور ان کے دلائل کا تنقیدی تجزیہ:

۱- جمہور فقہاء پاک و ہند کا یہ موقف کہ اجنبی عورت (Surrogated Mother) کے رحم میں پرورش مطلقاً ناجائز ہے۔ جن دلائل پر مبنی ہے، ان میں سے چار دلائل نہایت قوی ہیں۔

i- اجارہ خلاف قیاس مشروع ہوا ہے اور خلاف قیاس اپنے مورد پر بند رہتا ہے۔

ii- فرج کو عاریت پر نہیں لیا جا سکتا۔ جبکہ مذکور الصدر طریقے میں فرج اور رحم دونوں کو اجارہ پر لیا جاتا ہے۔ جب عاریت ناجائز تو اجارہ بطریق اولی ناجائز ہے۔

iii- البتہ اس کے خلاف فطرت ہونے کا تعلق اس چیز سے ہے کہ عرف اسے کس حد تک قبیح سمجھتا ہے۔ غالباً اسلامی معاشروں کا تمدن ابھی تک تہذیب و شائستگی کے اس مقام سے نیچے نہیں گرا جہاں اس طریقے کو قبیح ہی گردانا جاتا ہے۔

نیز دوسرے کی کھیتی کو سیراب کرنے کی ممانعت کا اصول بھی اس طریقہ کی ممانعت پر اہم دلیل ہے۔

باقی اس طریقہ سے انساب کے مخلوط ہونے کی بات درست نہیں اس لیے کہ نطفہ علقہ کے مرحلہ پر پہنچ جانے کے بعد مزید کسی نطفہ کی شرکت قبول نہیں کرتا۔

ڈاکٹر اشرف علیم جائسی کے موقف کی بنیاد اس حد تک تو درست ہے کہ تلقیح کے بعد اختلاط نسب نہیں ہوتا، تاہم ممانعت کے دیگر دلائل کی موجودگی میں ان کا موقف درست نہیں ٹھہرتا۔

۲- وہ تمام صورتیں جن میں شوہر کا نطفہ (تلقیح کے مرحلہ تک ٹیوب میں پرورش ہونے کے بعد یا فوراً اس کی بیوی کے رحم میں پہنچایا جاتا ہے) علماء برصغیر کی ایک جماعت اس لیے ناجائز قرار دیتی ہے کہ

i- یہ طریقہ فطرت سلیمہ کے خلاف ہے۔

یہ دلیل درست معلوم نہیں ہوتی اس لیے کہ معالجات میں جدید طریقہ ہائے علاج اکثر ایسے ہوتے ہیں، جو صدیوں کی روایات سے متصادم ہوتے ہیں۔ انہیں اختیار کرنے والے پسندیدگی کے باعث نہیں بلکہ مجبوری کے تحت اختیار کرتے ہیں۔ لہٰذا ان طریقوں کی ممانعت پر فطرت سلیمہ کی مخالفت کی دلیل درست معلوم نہیں ہوگی۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ii-تغییرلخلق اللہ ہے۔

یہ دلیل بھی دلیل اول ہی کی طرح مستقیم معلوم نہیں ہوتی۔اس لیے کہ معالجات خصوصاً Surgery میں ایسے طریقے ضرور پیش آتے ہیں جن میں خلق اللہ میں تبدیلی ہوتی ہے۔انہیں مجبوراً اختیار کرنا پڑتا ہے۔

iii-اگر شوہر اپنے نطفہ کو از خود بیوی کے رحم تک پہنچائے تو بظاہر اس میں کوئی امر مخالف شرع نہیں ہے۔

iv-اگر یہ عمل لیڈی ڈاکٹر کرے تو ایسی صورت میں مسلمان عورت کی مسلمان عورت کے سامنے بے ستری کا عنصر اسے متنازعہ بناتا ہے۔ جو حضرات اسے جائز قرار دیتے ہیں وہ اسے شریعت کے اس قاعدہ کے تحت داخل کرتے ہیں کہ منفعت کے حصول کے لیے وہ رعائتیں نہیں دی جاسکتیں جو دفع مضرت کے لیے دی جاتی ہیں اور بے ستری کی اجازت یہاں جلب منفعت کیلیے دی جارہی ہے کیونکہ اولاد کا حصول جلب منفعت ہے۔

لیکن اولاً تو اولاد کا حصول ایک ایسی خواہش ہے جو بے اولاد جوڑوں کیلیے شریعت کے مقرر کردہ درجۂ حاجت تک لازماً پہنچ جاتی ہے اور یہ خواہش صرف شوہر میں ہی نہیں ہوتی بلکہ بیوی میں بھی ہوتی ہے بلکہ بیوی کی خواہشِ اولاد مرد کی خواہش سے کئی گنا بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ دوسری اور تیسری شادی کرنے سے اولاد ہونے کی صورت میں مرد کی خواہش تو پوری ہوجائے گی مگر بے اولاد عورت کی خواہش کس طرح پوری ہوگی۔

نیز جبکہ شریعت درجۂ حاجت کے تحت آنے والے امراض میں ایک خاص حد تک بے ستری کو روا رکھتی ہے (جیسا کہ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی کے دلائل کے ذیل میں ذکر کی گئی فروعات سے واضح ہوتا ہے) تو پھر لیڈی ڈاکٹر سے یہ علاج کروانا جائز ہونا چاہیے۔

البتہ وہ علماء جو لیڈی ڈاکٹر میسر نہ ہونے کی صورت میں مرد ڈاکٹر سے علاج کروانے کی اجازت دیتے ہیں، ان کے دلائل درست نہیں اس لیے کہ یہ درجہ، درجۂ اضطرار نہیں کہ اس کی وجہ سے اس قدر بے ستری کی اجازت دی جائے۔

باقی دو بیویوں میں سے ایک سے نطفہ کا حصول اور دوسری بیوی سے باقی تمام مراحل کی تکمیل کی صورت میں دلائل سے یہی راجح معلوم ہوتا ہے کہ اس کی حقیقی ماں وہی ہو جس کا نطفہ ہے، اس لیے کہ جب بارآوری کے بعد اس مختلط علقہ میں کسی نطفے کو قبول کرنے کی صلاحیت نہیں تو پھر لازماً اس کی ماں وہی ہوگی جس کا وہ نطفہ ہے۔البتہ شوہر کی وہ بیوی جس نے حمل کی تکلیف اٹھائی ہے اسے رضاعی ماں کے درجہ میں رکھا جانا چاہیے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

حوالہ جات

۱۔ (i) عبدالواحد، مفتی ڈاکٹر، فقہی مضامین (مجلس نشریات اسلام، کراچی، ۲۰۰۶ء) ص: ۳۰۵۔۳۰۶
(ii) عبدالواحد، مفتی ڈاکٹر، مریض ومعالج کے اسلامی احکام (مجلس نشریات اسلام کراچی، ۲۰۰۰ء) ص: ۲۱۶۔۲۱۷

۲۔ (دیکھیے ڈاکٹر ایس۔ رضی الدین (مالیکیولر بیالوجی انسٹی ٹیوٹ، پنجاب یونیورسٹی کی رائے) مرتضائی، محمد انوار الرسول، کلوننگ کے ذریعہ تولید کی شرعی حیثیت، مشمولہ کلوننگ (مرتب) نور احمد شاہتاز، ڈاکٹر (سکالرز اکیڈمی، کراچی، ۱۹۹۸ء) ص ۷۶

۳۔ رحمانی، خالد سیف اللہ، جدید فقہی مسائل، زمزم پبلشرز، کراچی، ۲۰۰۶ء، ص: ۵/ ۹۸۔۱۰۰۔

۴۔ دیکھیے ڈاکٹر راشد لطیف (لیڈی ولنگڈن ہسپتال) کی رائے، کلوننگ کے ذریعہ تولید کی شرعی حیثیت، ص ۷۵

۵۔ دیکھیے، ڈاکٹر ثاقب صدیق (جناح ہسپتال) کی رائے، کلوننگ کے ذریعہ تولید کی شرعی حیثیت، ص ۷۶-۷۷

۶۔ جدید فقہی مسائل ۵/ ۹۸-۱۰۰؛ فقہی مضامین، ص ۳۰۵۔۳۲۲؛ نظام الدین، مفتی، نظام الفتاوی (مکتبہ رحمانیہ، لاہور، س۔ن) ۱/ ۴۱۲؛ عبدالرحیم، مفتی، فتاوی رحیمیہ (دارالاشاعت، کراچی، ۲۰۰۳ء) ۱۰/ ۱۷۹۔۱۸۰، مجلس دعوت وتحقیق اسلامی، (مرتبین، فتاوی بینات) (مکتبہ بینات کراچی، ۲۰۰۶ء) ۴/ ۳۱۳-۳۱۹؛ رشید احمد لدھیانوی، مفتی، احسن الفتاوی (ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی، ۱۴۲۵ھ) ۸/ ۲۱۴؛ سید ابوالاعلیٰ، رسائل ومسائل (اسلامک پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۹۹ء) ۱/ ۱۲۵-۱۲۶؛ گوہر رحمٰن، مولانا، تفہیم المسائل (مردان، مکتبہ تفہیم القرآن، ۱۹۹۸ء) ۱/ ۲۵۹؛ سنبھلی، برہان الدین مولانا، موجودہ زمانے کے مسائل کا شرعی حل (الفیصل ناشران، لاہور، س۔ن) ص ۲۳۸؛ نعیم احمد نعمانی (مرتب) عصر حاضر کے جدید مسائل اور ڈاکٹر محمد طاہر القادری (منہاج بک بنک کراچی، ۲۰۰۴ء) ص ۳۵

۷۔ جائسی، اشرف علیم، ڈاکٹر، ٹیسٹ ٹیوب بے بی یا تجرباتی نلکی زادہ، معارف، جون ۱۹۹۶ء، ص ۴۳۴

۸۔ یہ دراصل حسن بن زیادؒ اور ابن سیرینؒ کا قول ہے جو بعد ازاں شریعت کے ایک اصول کے طور پر اپنا لیا گیا۔
ابن ابی شیبہ، ابوبکر عبداللہ، المصنف (مکتبہ الرشد ریاض، ۱۴۰۹ھ) کتاب النکاح، ما قالوا فی المرأۃ اوالرجل یحل لرجل جاریۃً یطأ ھا، ۴/ ۱۳

۹۔ فقہی مضامین، ص ۳۲۲؛ فتاویٰ بینات، ۴/ ۳۰۳

۱۰۔ البقرۃ ۲: ۲۲۳

۱۱۔ فقہی مضامین، ص ۳۲۲

۱۲۔ محولہ بالا

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۱۳۔ فقہی مضامین ص ۳۲۲؛ رسائل ومسائل، ۱/۱۲۵-۱۲۶

۱۴۔ ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد (دارالفکر، بیروت) کتاب النکاح، باب فی جامع النکاح، ۲/ ۲۴۸، ح ۲۱۵۸

۱۵۔ تفہیم المسائل، ۱/ ۲۶۰؛ جدید فقہی مسائل، ۹۹/۵

۱۶۔ ٹیسٹ ٹیوب بے بی یا تجرباتی نلکی زادہ، ص ۴۳۴

۱۷۔ فقہی مضامین، ص ۳۳۲ ۔ ۱۸۔ جدید فقہی مسائل ۹۹/۵

۱۹۔ جدید فقہی مسائل ۹۹/۵؛ فقہی مضامین ص ۳۲۲؛ فتاوی بینات، ۴/ ۳۱۵-۳۱۶

۲۰۔ احسن الفتاویٰ، ۸/ ۲۱۵؛ فتاویٰ بینات، ۴/ ۳۱۸-۳۱۹؛ فتاوی رحیمیہ، ۱۰/ ۱۸۰-۱۷۹؛ نظام الفتاویٰ، ۱/ ۴۱۲

۲۱۔ السجدہ ۳۲: ۸ ۔ ۲۲۔ القیامۃ ۷۵: ۳۷

۲۳۔ الطارق ۸۶: ۶ ۔ ۲۴۔ الحج ۲۲: ۵

۲۵۔ المؤمنون ۲۳: ۱۳ ۔ ۲۶۔ الزمر ۳۹: ۶

۲۷۔ النساء ۴: ۲۱ ۔ ۲۸۔ البقرۃ ۲: ۲۲۳

۲۹۔ البقرۃ ۲: ۱۸۷ ۔ ۳۰۔ الروم ۳۰: ۲۱

۳۱۔ الاعراف ۷: ۱۸۹ ۔ ۳۲۔ المؤمنون ۲۳: ۶

۳۳۔ اس عمل کے غیر فطری ہونے کے مندرجہ بالا دلائل مندرجہ ذیل مضمون سے لیے گئے ہیں۔ عبدالغفار حسن، مولانا، فطری نظام تخلیق اور ٹیسٹ ٹیوب بے بی، فکر ونظر، اکتوبر دسمبر ۱۹۸۸ء، ص ۹۶-۱۰۶

۳۴۔ فتاوی رحیمیہ، ۱۰/ ۱۷۹-۱۸۰ ۔ ۳۵۔ احسن الفتاویٰ، ۸/ ۲۱۵

۳۶۔ فتاویٰ بینات، ۴/ ۳۱۸، نیز جامعہ بنوریہ کا فتویٰ (فتویٰ جامعہ بنوریہ کی ویب سائٹ پر ملاحظہ ہو۔ (http//:www.binoria.org.)

۳۷۔ فقہی مضامین، ص ۳۱۰ ۔ ۳۸۔ فتاویٰ محمودیہ، ۱۸/ ۳۲۷

۳۹۔ ابن عابدین، محمد امین، ردالمحتار علی الدرالمختار (دارالفکر، بیروت، ۱۳۸۶ھ) ۲۷/۱۸

۴۰۔ فتاویٰ محمودیہ، ۱۸/ ۳۲۲-۳۲۷

۴۱۔ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی کی یہ رائے ہے۔ البتہ مولانا عبدالخالق ندوی نے طبیب کے سامنے ستر کھولنے کی اجازت کو مہمل رکھا ہے۔ جبکہ مولانا برہان الدین سنبھلی نے ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی مندرجہ بالا تیسری صورت کے لیے امکان جواز کا لفظ استعمال کیا ہے لیکن وہ مرد طبیب کے سامنے عورت کو ستر کھولنے کی اجازت ہرگز نہیں دیتے۔

جدید فقہی مسائل، ۵/ ۹۸-۱۰۶؛ موجودہ زمانے کے مسائل کا شرعی حل، ص ۲۴۱؛ ندوی، عبدالمبین

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

عبدالخالق، مولوی، جدید طبی مسائل اور ان کی شرعی حیثیت، معارف، اکتوبر ۲۰۰۴ء، ص ۲۹۸
موجودہ زمانے کے مسائل کا شرعی حل، ص ۲۳۹

۴۲- خلاصۃ الفتاویٰ، ۴/ ۳۶۳

۴۳- قوت مجامعت بڑھانے کے لیے حقنہ کروانے کا جواز امام شافعی کی طرف منسوب ہے لیکن امام سرخسی نے اسے رد کیا ہے
اور کہا ہے کہ یہ ضرورت کا درجہ نہیں رکھتا لہذا اس مقصد کے لیے ستر کھولنا جائز نہیں ہوگا۔
سرخسی، محمد بن ابی سھل، المبسوط (دار المعرفہ، بیروت، ۱۳۷۳ھ) ۱۰/ ۱۵۶

۴۴- جدید فقہی مسائل، ۵/ ۱۰۲　　۴۵- خلاصۃ الفتاویٰ، ۱/ ۲۶۰

۴۶- جدید فقہی مسائل، ۵/ ۱۰۵　　۴۷- المجادلۃ ۵۸: ۲

۴۸- فقہی مضامین، ص ۳۲۱-۳۱۰　　۴۹- جدید فقہی مسائل، ۵/ ۱۰۶

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.